جلد ۲۲ — شماره ۵

تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آلِ عمران)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماھنامہ

انصار اللہ

ربوہ

ھجرت 1360 ھش

مئی 1981ء

ایڈیٹر غلام باری سیف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ انصاراللہ ربوہ

جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ

ہجرت ۱۳۶۰ ہش

مئی ۱۹۸۱ء

ایڈیٹر

غلام باری سیف

مُدیرانِ اعزازی

ملک صلاح الدین صاحب بھارت

مبارک احمد صاحب ساقی لندن

کمال یوسف صاحب سیکنڈے نیویا

فہرست مضامین

پبلشر :- چوہدری محمد ابراہیم

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت :- دفتر ماہنامہ انصاراللہ دارالصدر جنوبی ربوہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۲۱	ماہنامہ انصار اللہ ربوہ — ہجرت ۱۳۶۰ ہش	شمارہ ۵

تیرا یہ سب کرم ہے تو رحمتِ اتم ہے

قرآنی ارشاد وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَیْنَهُمْ (شوریٰ آیت ۳۹) کے تحت جماعت احمدیہ کے منتخب نمائندگان اپنے پیارے امام کی دعوت پر ہر سال کی پہلی سہ ماہی میں مرکز میں جمع ہوتے ہیں۔ مختلف تجاویز اور سالانہ بجٹ کے بارہ میں وہ اپنی آراء خلیفۂ وقت کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

اس مجلس کی غرض قومی مسائل کے بارہ میں اذہان کی تربیت، امام جماعت کے ارشادات سے مستفیذ ہونا، قربانی کے جذبہ کو جلا دینا، صحبتِ صالحین اور ازدیادِ ایمان ہے۔

جماعت نے دین کو دُنیا پر مقدّم کرنے کا عہد کیا ہے۔ وہ امام کے ہر حکم پر "السمع والطاعۃ" کے تحت سرِ تسلیم خم کرتی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم فداہ ابی وامّی ان الفاظ پر صحابہ کی بیعت لیتے تھے۔ اور یہی کامیابی کی کلید ہے۔

امسال شوریٰ کے موقعہ پر جب جماعت کا سالانہ بجٹ منظور ہُوا تو حضور نے اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب آپ ۱۹۶۵ء میں ..... ہوئے تو انجمن کا بجٹ لازمی چندہ جات کا قریباً بیس[۲۰] لاکھ تھا اور اب محاصل خالص کا بجٹ ایک کروڑ چھ لاکھ تک پہنچ گیا ہے گویا ان پندرہ سال میں آپ کی بابرکت قیادت میں جماعت کا معیار قربانی پانچ گُنا بڑھ گیا ہے وَذٰلِکَ فضلُ اللہ والحمد للہ علیٰ ذٰلک .... وہ عظیم الشان کام جو آپ کے سپرد ہے۔ اس کی کفالت ہمارے ذمہ ہے۔ آپ دیکھیں کہ اس غرض کیلئے مال دُنیا کے کونے کونے سے آئے گا۔ چنانچہ حضور کی بابرکت قیادت میں جہاں انجمن کا محاصل خالص کا بجٹ پانچ گُنا ہُوا۔ وہاں تحریک جدید کے ذریعہ بیرون ممالک کا بجٹ آپ کی بابرکت قیادت میں قریباً ساڑھے سولہ گُنا ہوگیا۔ آپ ... آغاز میں یہ پچیس لاکھ کے قریب تھا اب سوا چار کروڑ تک پہنچ گیا ہے۔ وقفِ جدید کا بجٹ ۱۹۶۵ء میں ایک لاکھ چھپن ہزار تھا جو اب بڑھ کر نو لاکھ تیس ہزار ہو چکا ہے گویا اس میں بھی چھ گُنا اضافہ ہُوا۔

مجموعی طور پر اس سال صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور وقفِ جدید قریباً چھ کروڑ اشاعتِ اسلام پر خرچ کریگی۔ تحریک جدید چار کروڑ باون لاکھ ترلیسٹھ ہزار، صدر انجمن ایک کروڑ اٹھائیس لاکھ اور وقفِ جدید نو لاکھ تیس ہزار۔ جوبلی فنڈ۔ نصرت جہاں۔ فضل عمر۔ مجلس انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ کا بجٹ اور مقامی اخراجات کا بجٹ اس کے علاوہ ہے۔

جماعت احمدیہ ایک غریب اور مختصر جماعت ہے۔ لیکن جس خدا نے اسے قائم کیا وہ زمین و آسمان کا مالک، قدیر اور قادر خدا ہے۔ اس کے لئے کوئی بات انہونی نہیں۔ وہ اپنے وعدوں کو پورا کر رہا ہے۔ یہ سب اس کا کرم ہے۔ یہ اس کا فضل اور رحم ہے کہ ہم کو اس حقیر قربانی کی توفیق بخش رہا ہے۔

دل اس کی حمد سے معمور ہے۔ جماعت اور اس کے امام کے سر پر اس کا سایہ ہے۔ اس قربانی کی توفیق پر شکر کے طور پر سر خدا کے حضور جھکتا ہے۔ کہ قربانی کی توفیق اُسی سے ملتی ہے دیکھئے مامور زمانہ فرماتے ہیں۔

"..... انہوں نے دین کی اشاعت کے لئے کیسی کیسی جانفشانیاں کیں۔ جیسے ایک مالدار نے دین کی راہ میں اپنا پیارا مال حاضر کیا۔ ایسا ہی ایک فقیر دریوزہ گر نے اپنی مرغوب ٹکڑوں سے بھری ہوئی زنبیل پیش کر دی اور ایسا ہی کئے گئے جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے فتح کا وقت آ گیا۔ مسلمان بننا آسان نہیں۔ مومن کا لقب پانا سہل نہیں۔" (فتح اسلام صـ۲۲ کتابی سائز)

حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری قربانیوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر یوں بڑھاتا ہے جیسے کوئی اپنے گھوڑے کے بچے کو پالتا ہے۔ عربوں کے اذہان کے لئے یہ مثال بہت مناسب تھی کہ وہ گھوڑوں کے بہت رسیا تھے۔ بہت شوق اور پیار سے اُسے پالتے تھے

پس قدر دان خدا۔ جماعت کی قربانیوں میں برکت دے رہا ہے۔ اس کا مومنوں سے وعدہ ہے کہ لیستخلفنھم۔ اور خلافت کی پہلی برکت یہ ہے کہ ولیمکنن لھم کہ اس کے نتیجہ میں دین اور جماعت کو تمکنت عطا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت کو قربانیوں کی توفیق عطا فرماوے اور پھر اپنے فضل سے ان قربانیوں کو قبول فرمائے اور اپنے کرم و رحم سے اس کے بہترین نتائج پیدا کرے۔ ہم مامور زمانہ کے ہمنوا ہو کر یہی کہیں گے۔

تیرا یہ سب کرم ہے تو رحمتِ اتم ہے

اقبال کو بڑھانا اب فضل لے کے آنا

بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی اولاد کے لئے اسی لئے بھی دُعائیں کیں کہ آپ کی اولاد ایک نشان تھی۔ ان کی عمر مندی صاحب اقبال اور صالح ہونے کے لئے جب آپ نے دُعا کی تو بعض مخالفین نے حقائق کا منہ چڑانے اور اپنے حسد کے اظہار کیلئے کہا کہ نعوذ باللہ آپ ابتر رہیں گے۔ لیکن آپ نے فرمایا مجھے یہ خوشخبری دی گئی ہے۔

بڑھیں گے باغوں میں ہو جیسے شمشاد کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد

اس لئے آپ کے شجرہ طیبہ میں جب کوئی نئی کونپل پھوٹتی ہے ۔جب کوئی نیا پھول کھلتا ہے جب کوئی شاخ پیوند ہوتی ہے تو ہمارے دل خدا کے شکر و امتنان کے جذبہ سے معمور ہو جاتے ہیں ۔کہ ارشاد خداوندی ہے وَمَنْ یعظّم شاعَرَاللہ فانھا من تقوی القلوب ۔(الحج آیت ۳۳)

گیارہ اپریل کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے چھوٹے بچے مرزا لقمان احمد صاحب سلمہٗ ربہٗ کی شادی محترمہ عزیزہ فائزہ بنت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ سے قرار پائی ۔مرزا لقمان احمد صاحب حضور کے سب سے چھوٹے فرزند ہیں جبکہ محترمہ فائزہ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی دوسری بچی ۔اس شادی میں بہت بڑی تعداد میں مہمانانِ کرام دور و نزدیک سے شامل ہوئے ۔تلاوت قرآن پاک کے بعد دُعا سے قبل سلسلہ کے بعض شعراء کرام نے اپنے جذبات کا اظہار نظم کی صورت میں کیا ۔اس موقعہ پر چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال نے جو نظم پڑھی وہ اسی شمارہ میں پیش خدمت ہے ۔بارہ اپریل بعد نماز عشاء حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعوتِ ولیمہ میں کثیر احباب کو بلایا ۔

اس پُرمسرت تقریب کے موقعہ پر ادارہ حضور ایدہ اللہ بیگم صاحبہ اور صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور جملہ خاندان کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے اور دست بدُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بہت بابرکت اور ثمرات حسنہ کا موجب بنا کے انہیں وہ سب دُعائیں پہنچیں جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی ذرّیت کے لئے فرمائیں آمین یارب العالمین ۔

اس سے قبل تیس مارچ کو مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب وکیل الدیوان تحریک جدید کی صاحبزادی عزیزہ محترمہ عبدالحی صاحبہ کی شادی ڈاکٹر خالد احمد ابن مکرّم ملک غلام احمد صاحب عطاء وکیل الزراعت سے انجام پائی ۔محترمہ امۃ الحیٔ صاحبہ حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحبؓ کی پڑنواسی اور حضرت مصلح موعود کی نواسی ہیں ۔محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب حضرت پروفیسر علی احمد صاحب ایم ۔اے بھاگلپوری کے صاحبزادے ہیں ۔اور ملک غلام احمد صاحب عطاء محترم حکیم غلام احمد صاحب کے صاحبزادے ہیں جو کہ حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کے شاگرد خاص تھے ۔محترم ملک غلام احمد صاحب کی محترمہ اہلیہ استانی میمونہ صوفیہ کو سب احباب جانتے ہیں وہ بہت لمبے عرصہ تک لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی عہدیدار رہیں ۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بابرکت تقریب میں بنفس نفیس شرکت فرما کر اس تعلق کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا فرمائی ۔

اگلے روز اکتیس مارچ کو محترم ملک غلام احمد صاحب عطاء نے اپنے دولت کدہ پر احباب کو دعوتِ ولیمہ میں مدعو کیا ۔دعوت طعام کے اختتام پر صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ نے دُعا کروائی ۔

اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت اور ثمرات حسنہ کا موجب بنائے آمین یارب العٰلمین ۔

درس الحدیث

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

جب مُسلمان کا خون حرام ہوتا ہے

عن النعمان بن سالم اِن عمرو بن اوس اخبرہ اِنّ اباہ اوسًا اخبرہ قال، اِنّا لقعود عند النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلم وھو یقصّ علینا وَیذکّرنا اذ اتاہ رجلٌ فسارّہ فقال النبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذھبوا بہ فاقتلوہ فلمّا ولّی الرجل دعاہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال ھل تشھد ان لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ قال نَعَم قال اذھبوا فَخلّوا سبیلہ فانّما امرت ان اقاتل النّاس حتّٰی یقولوا لا اِلٰہ الّا اللّٰہ فاذا فعلوا ذٰلک حرّم علیّ دماؤھم واموالھم۔

(ابن ماجہ ابواب الفتن باب الکفّ عمّن قال لا الٰہ الّا اللّٰہ)۔

ترجمہ:۔ نعمان بن سالم روایت کرتے ہیں کہ عمرو نے بتلایا کہ آپ کے باپ اوس نے بتلایا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور حضور ہمیں کچھ نصائح فرما رہے تھے کہ ایک شخص آیا اس نے حضور سے سرگوشی کے رنگ میں کچھ کہا۔ اس پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو لے جاؤ۔ اور اسے قتل کردو۔ جب وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چلا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا کیا تو یہ گواہی دیتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں یعنی لا الٰہ الّا اللہ کہتا ہے۔ اس نے اثبات میں جواب دیا تو حضور نے فرمایا جاؤ اسے چھوڑ دو۔ کہ جب کوئی شخص لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے تو مجھے اس سے قتال کو روکنے کا حکم ہے۔ جب کوئی یہ کہہ دے تو مجھ پر اس کا خون اور مال حرام ہے۔

ایک حدیث میں ہے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ حالت جنگ میں ایک شخص نے مجھ پر حملہ کیا پھر میرے وار سے بچنے کی خاطر درخت کی اوٹ میں ہو کر کلمہ پڑھ لیا۔ کیا میں اُسے قتل کردوں۔ فرمایا اگر تم اسے قتل کرو گے تو تمہارا مقام اس کا ہو جائے گا اور اس کا تمہارا۔ یعنی وہ مسلمان ہونے کی حالت میں مرے گا اور تم جو مسلمان تھے کفر کی حالت میں مرو گے۔ کہ تم نے ایک ایسے شخص کو قتل کیا جس نے اسلام کا اظہار کر دیا تھا۔

مناجات

اِنِّیْ اَمُوْتُ وَلَا یَمُوْتُ مُحَبَّتِیْ

مَیں تو مر جاؤں گا مگر میری محبّت نہ مرے گی

اِنِّیْ اَمُوتُ وَلَا یَمُوتُ مُحَبَّتِیْ ۔ یُدْرٰی بِذِکْرِکَ فِی التُّرَابِ نِدَائِیْ

مَیں تو مر جاؤں گا مگر میری محبّت نہ مرے گی ۔ قبر سے بھی تیری یاد کی نداء پائی جائے گی ۔

مَاشَاهَدَتْ عَیْنِیْ کَمِثْلِکَ مُحْسِنًا ۔ یَا وَاسِعَ الْمَعْرُوْفِ ذَا النَّعْمَاءِ

تجھ سا محسن میری آنکھ نے نہیں دیکھا ۔ اے بڑی نعمتوں والے اور بڑی بھلائی اور احسان والے

اَنْتَ الَّذِیْ قَدْ کَانَ مَقْصَدَ مُهْجَتِیْ ۔ فِیْ کُلِّ رَشْحِ الْقَلَمِ وَالْاِمْلَاءِ

میرے دل کا مقصد تو ہی ہے ۔ ہر ایک قلم کی تیزی اور تحریر میں

لَمَّا رَاَیْتُ کَمَالَ لُطْفِکَ وَالنَّدَا ۔ ذَهَبَ الْبَلَاءُ فَمَا اُحِسُّ بَلَائِیْ

جس وقت مَیں نے تیری بخشش اور کمالِ لطف دیکھا ۔ سب بلائیں دُور ہوگئیں اور اب میں بلا کو محسوس بھی نہیں کرتا ۔

اِنِّیْ تَرَکْتُ النَّفْسَ مَعَ جَذَبَاتِهَا ۔ لَمَّا اَتَانِیْ طَالِبُ الطُّلَبَاءِ

مَیں نے نفس کو اس کی خواہشوں سمیت چھوڑ دیا ہے ۔ جس وقت وہ میرے پاس بہت بڑا طالب بن کر آیا ۔

مِتْنَا بِمَوْتٍ لَا یَرَاهُ عَدُوُّنَا ۔ بَعُدَتْ جَنَازَتُنَا مِنَ الْاَحْیَاءِ

ہم ایسی موت مر رہے ہیں کہ دشمن اُس کو دیکھ نہیں سکتا ۔ ہمارا جنازہ زندوں اور بستیوں سے دُور ہے

لَوْ لَمْ یَکُنْ رُحْمُ الْمُهَیْمِنِ کَافِلِیْ ۔ کَادَتْ تُحَقِّبُنِیْ سُیُوْلُ بُکَائِیْ ۔

اگر خدا کا رحم میرا محافظ نہ ہوتا تو ۔ آنسوؤں کے طوفان میری ہستی کی بنیاد کو ڈھا دیتے

(مسیح الرحمان)

نعت النبیؐ

کلام الامام امام الکلام

ہست اُو خیر الرسل خیر الانام

وہی خیر الرسل اور خیر الانام ہے

ما مسلمانیم از فضلِ خدا　　مصطفیٰ مارا امام و مقتدا

ہم تو خدا کے فضل سے مسلمان ہیں۔　　محمد مصطفیٰؐ ہمارے امام اور پیشوا ہیں۔

اندریں دیں آمدہ از مادریم　　ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم

ہم ماں کے پیٹ سے اسی دین میں پیدا ہوئے　　اور اسی دین پر دنیا سے گذر جائیں گے

آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست　　بادۂ عرفان ما از جامِ اوست

وہ سچی کتاب جس کا نام قرآن ہے۔　　ہماری شرابِ معرفت اسی جام کی ہے

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام　　دامنِ پاکش بدستِ ما مدام

وہ رسول جس کا نام محمدؐ ہے۔　　اس کا مقدس دامن ہر وقت ہمارے ہاتھ میں ہے

مہرِ او باشیر شد اندر بدن　　جان شد و با جاں بدر خواہد شدن

اس کی محبت ماں کے دودھ کے ساتھ ہمارے بدن میں داخل ہوئی وہ جان بن گئی اور اب جان کیساتھ ہی باہر نکلے گی

ہست او خیر الرسل خیر الانام　　ہر نبوّت را بروشد اختتام

وہی خیر الرسل اور خیر الانام ہے۔　　اور ہر قسم کی نبوّت کی انتہاء اور تکمیل اس پر ہو گئی

(سراج منیر)

ھدیۂ تبریک بصورت تضمین درثمین

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے یہ نظم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کی شادی کے موقع پر پڑھی

اللہ اللہ ..... دوراں کے گلشن کی بہار — جادہ جادہ رونقیں ہیں پتے پتے پر نکھار

حضرتِ فضلِ عمر کے دو جگر گوشوں کے گھر — شاد اور آباد ہیں جو زیرِ دامانِ بہار

بہرِ عظمت بہرِ رفعت بہرِ تزئینِ چمن — جذبۂ وحدت سے باہم ہو رہے ہیں ہمکنار

میرزا طاہر کی دختر نیک اختر فائزہ — آج سے قصرِ ..... کی ہیں دُرِّ شاہوار

بہرِ اظہارِ مسرت لائے ہیں اہلِ چمن — میرزا لقمان احمد کے لئے شعروں کے ہار

ہو مبارک نائبِ ...... کو یہ روزِ سعید — اس میں مُضمر ہو سراسر "فردۂ" بابرگ وبار"

اے خدا کیا کیا نہ مانگوں تجھ سے اس در کے لئے — خوب ہو گر آج تو سُن لے مری آتنی پکار

اے خدا وہ سب دُعائیں ان کے حق میں کر قبول — "جن سے ہیں معنیٰ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ آشکار

جن دُعاؤں سے ہمیں محمود اور ناصر ملے — جن کے گلشن پر سدا رہتا ہے اک ابرِ بہار

دولہا و دلہن پہ یونہی سایۂ رحمت رہے — پھولتے پھلتے رہیں اور جلد ہوں اک سے ہزار"

صورتِ اشعار حاضر ھدیۂ تبریک ہے

ازطرف شبیر احمد اک غلامِ خاکسار

اسلامی اخلاق

ایڈیٹر

محدثین نے اسلامی اداب و اخلاق پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کو جمع و مدوّن کر کے اُمّت پر ہی نہیں ساری دُنیا پر احسان کیا ہے۔ امام جلال الدین سیوطی دسویں صدی ہجری یعنی پندرھویں صدی عیسوی میں ہوئے انہوں نے پانچ صد سے زائد کتب تصنیف کیں۔ ان کی مشہور کتاب جامع الصغیر ہے جو جمع الجوامع کی تلخیص ہے۔ اس کتاب کی تبویب شیخ علامہ علی المتقی علاؤالدین المتوفی ۱۵۶۷ء نے "کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال" کے نام کی۔ اس کتاب کے بارہ میں ابوالحسن بکری کہتے ہیں سیوطی نے کتاب لکھ کر دُنیا پر بڑا احسان کیا تو متقی نے تبویب کر کے سیوطی پر احسان کیا۔ اس کی تیسری جلد میں انہوں نے کتاب الاخلاق کے تحت اخلاقِ محمودہ اور اخلاق ذمیمہ کی دو فصلیں قائم کی ہیں۔ ہر خلق کے عنوان کے تحت انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم اور خلفائے راشدین کے اقوال و افعال درج کئے ہیں۔

پچاس اخلاق محمودہ

کنز العمال میں اخلاق محمودہ کے تحت یہ اخلاق بیان کئے ہیں۔ ان پر غور کیجئے کہ ہر عنوان ایک مضمون ہے۔

(۱) اعمال میں میانہ روی۔ اس کے تحت ایک قول رسول یہ درج ہے کہ اللہ پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصت سے فائدہ اُٹھایا جائے۔ (۲) اخلاص۔ (۳) استقامت۔ (۴) امانت۔ (۵) اصلاح ذات البین یعنی لوگوں کی باہم صلح و صفائی۔ (۶) استثنا، یعنی انشاء اللہ کہنا۔ کہ اگر اللہ توفیق نہ دے اس کی مشیّت نہ ہو تو کوئی کام بھی نہیں ہو سکتا۔ (۷) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنی اچھی بات کی تلقین اور بُری بات سے منع کرنا۔ (۸) ادب الامر بالمعروف کہ نیکی کی تلقین سلیقہ اور مناسب طریق پر کی جائے۔ (۹) بذاذۃ اور تقشف اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو جائز اور حلال قرار دیا ہے ان کا استعمال ترک نہ کرے مثلاً کپڑے ہی نہ پہنے۔ ننگے پاؤں رہے، سواری پر سوار ہونے کی بجائے پیدل چلے۔ (۱۰) ترک جدال۔ جھگڑا نہ کرے۔ (۱۱) نفس کشی یعنی اسے جفاکش بنانا۔ (۱۲) التفکّر گہرا غور و فکر۔ (۱۳) تقویٰ۔ (۱۴) لوگوں کے حسب مراتب سلوک۔ (۱۵) تواضع یعنی خاکساری۔ (۱۶) کام کے لئے مناسب آدمی کا انتخاب۔ (۱۷) توکّل۔ (۱۸) حسن ظن۔ (۱۹) حلم۔ (۲۰) حیا۔ (۲۱) گمنامی گوشہ خمول کو ترجیح۔ (۲۲) امید و بیم۔ (۲۳) عاقبت کا خوف۔ (۲۴) یتیم پر شفقت۔ (۲۵) رضا بالقضا۔ (۲۶) دُنیا سے بے رغبتی۔ (۲۷) الدنیا

المحمودۃ ۔ دنیا کا اچھا ہونا اس کے تحت حضرت ابوبکر کا قول لائے کہ تیرا دین تیری عاقبت کے لئے ہے اور تیرا پیشہ تیری معاش کے لئے ہے ۔ اور یہ قول لاخیر فی امرء بلا درھم جس شخص کے پاس کوئی پیسہ نہیں اس کی بھی کیا زندگی ہے ۔ (۲۸) ستر عیب یعنی پردہ پوشی ۔ (۲۹) اچھے کام کی سفارش ۔ (۳۰) غلط سفارش سے رکنا ۔ (۳۱) شکر ۔ (۳۲) صبر بیماری پر صبر ۔ آزمائش پر صبر ۔ اولاد کی موت پر صبر ۔ بینائی جاتے رہنے پر صبر ۔ (۳۳) صلہ رحمی یعنی رشتہ داروں سے حسنِ سلوک ۔ (۳۴) خاموشی ۔ دوسروں کی سُنے اور خود چُپ رہے ۔ (۳۵) سچائی ۔ (۳۶) ایفائے عہد ۔ (۳۷) تنہائی یا گوشہ نشینی اس کے تحت حضرت عمرؓ کا قول لائے ملاپ سے زیادہ راحت گوشہ نشینی میں ہے ۔ (۳۸) عفو ۔ (۳۹) تدبیر کرنا ۔ (۴۰) غیرت ۔ (۴۱) دوسروں کی حاجت روائی ۔ (۴۲) قناعت ۔ (۴۳) کظم غیض غصّہ کو پی جانا ۔ (۴۴) نفس کا محاسبہ اور اس کی مخالفت کرنا ۔ (۴۵) مدارات یعنی حُسنِ سلوک ۔ اس کے نیچے وہ حدیث لائے جب حضور صلے اللہ علیہ وسلّم نے ایک بُرے شخص کا بھی خندہ پیشانی سے استقبال کیا ۔ (۴۶) مرُوت یعنی عزتِ نفس اس کا مفہوم یہ بیان کیا کہ صاف لباس اور اپنے دین کی حفاظت اور ذلیل اور کمینی باتوں سے احتراز ۔ (۴۵) مشورہ اس کے تحت حضرت ابوبکرؓ کا قول لائے کہ آپؓ نے عمرابن عاص کو لکھا کہ جنگوں میں حضور ہمیشہ مشورہ کیا کرتے تھے آپ بھی لوگوں سے مشورہ کریں ۔ (۴۶) خیر خواہی ۔ (۴۷) نیّت اس کے تحت وہ مشہور حدیث لائے کہ اعمال کا دارومدار نیّت پر ہے ۔ (۴۸) نصرت و مدد ۔ (۴۹) ورع یعنی پرہیز گاری ۔ (۵۰) یقین ۔ اس کے تحت یہ قول لائے کہ یقین اور رضا میں مسّرت و آرام ہے اور شک یعنی تذبذب میں ہم وغم ہے ۔

اخلاق ذمیمہ

اخلاق ذمیمہ کے تحت یہ اخلاق درج ہیں ۔ سب سے پہلے جس بدخلقی کا ذکر ہے وہ ہے (۱) زیب و زینت میں افراط ۔ اس کے تحت حضرت عمرؓ سے مردی اثر لائے کہ عورتوں کی طرح اپنے جسم کی زیب و زینت نہ کرے ۔ (۲) اذلال نفس نہ ہو ۔ آزمائش میں اپنے آپ کو نہ ڈالے ۔ (۳) بہتان ۔ (۴) بغاوت ۔ (۵) بخل ۔ (۶) تہمت کے مواقع سے بچے ۔ یعنی ایسا موقعہ بہم نہ پہنچائے کہ اس پر کوئی بدظنّی سے تہمت لگائے ۔ (۷) تعمق ۔ اس کے تحت اقوال لائے کہ لباس اور کھانے پینے کی چیزوں میں خواہ نخواہ شک کرنا ۔ (۸) مسلمانوں کی تحقیر ۔ (۹) تکلّف یعنی بناوٹ ۔ (۱۰) چال اور تکلّم میں ریاء ۔ اس کے تحت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس سے ایک شخص کا گذر ہوا ۔ آپ نے دیکھا کہ وہ بڑا سر جھکائے عاجزی سے چل رہا ہے آپ نے فرمایا کیا تو مسلمان نہیں ہے ۔ اس نے عرض کی کیوں نہیں فرمایا پھر سر بلند کرکے چلو ۔ کیونکہ اسلام غالب اور بلند ہے ۔ (۱۱) تجسّس ۔ اس کے تحت ایک واقعہ لائے کہ حضرت عمرؓ کچھ صحابہ کے ساتھ ایک رات گشت کر رہے تھے آپ کو کسی نے کہا کہ اس گھر میں شراب

پی رہے ہیں یہ ربیعہ بن امیّہ بن خلف کا گھر ہے تو آپ گھر کے اندر نہ گئے کہ ہمیں تجسّس سے منع کیا ہے۔ (۱۲) التسلّط کما نا شروع کرنے سے پہلے دیکھ لے ہاتھ گندے تو نہیں۔ (۱۳) حب المدح۔ اپنی تعریف کئے جانے کو پسند کرے۔ (۱۴) حسد۔ (۱۵) کینہ۔ (۱۶) ریاکاری۔ (۱۷) تمسخر۔ (۱۸) حاکم کے پاس چغلی اور جھوٹی شکایت کرنا فرمایا ایسا کرنے والا تین قتل کرتا ہے۔ اپنا قتل، اپنے بھائی کا اور حاکم کا۔ (۱۹) شرک خفی فرمایا چھوٹا شرک چیونٹی کی چال کی طرح مخفی چلتا ہے۔ (۲۰) طمع و حرص۔ (۲۱) طول امل۔ لمبی چوڑی امیدیں باندھنا۔ (۲۲) بدظنّی۔ (۲۳) ظلم۔ (۲۴) خود پسندی۔ (۲۵) غیض و غضب۔ ایک نومسلم نے جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلّم سے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت کیجیے تو آپ نے فرمایا: غصّہ تھوک دو۔ (۲۶) تکبّر۔ (۲۷) کبائر کا ارتکاب کرنا۔ اور وہ یہ ہیں۔ خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔ کسی مومن کو قتل کرنا۔ جادو۔ یتیم کا مال کھانا۔ پاک شخص پر تہمت۔ ماں باپ کو رلانا۔ سود کھانا۔ بیت اللہ میں پناہ لینے والے کے خون کو جائز سمجھنا اور مقابلہ کے وقت فرار۔ (۲۸) ملامت کرنا۔ یعنی یونہی لعن طعن کرنا۔ ایسے شخص سے مروّت کا فقدان ہوتا ہے۔

وہ اخلاق ذمیمہ جن کا تعلق زبان سے ہے :-

(۱) زبان کو قابو نہ رکھنا۔ (۲) بیری ہستی پر بہتان فرمایا یہ آسمانوں سے بھی زیادہ وزن رکھتا ہے۔ (۳) التالّی علی اللہ جو چیزیں خدا کے اختیار میں ہیں ان کے بارہ میں تعلّی کرنا مثلاً یہ کہ میں جنتی ہوں۔ یہ کہے کہ خدا تعالےٰ کے فضلوں کا امیدوار ہوں۔ (۴) زبان کو منہ میں پھیر پھیر کر تصنّع سے کلام کرنا۔ (۵) عیب گوئی۔ کسی کی طرف عیب منسوب کرنا۔ (۶) زبان کا دو غلہ پن۔ فرمایا ایسا شخص قیامت کے دن دوزخ میں ہوگا۔ (۷) لایعنی سوال کرنا۔ (۸) گالی دینا۔ مثلاً آندھی یا ہوا کو گالی کسی شخص کے گذرے آباء و اجداد کو گالی دینا۔ (۹) مذموم شعر کہنا۔ حضرت عمرؓ نے ایک بار ایسے عامل شاعر کو معطّل کر دیا تھا۔ (۱۰) غیبت۔ (۱۱) فحش کلامی۔ (۱۲) کلمات کفر نہ کہے کہ فلاں پیر نے یہ بچہ دیا۔ فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی۔ (۱۳) کذب بیانی۔ (۱۴) کسی پر لعنت بھیجنا۔ (۱۵) خوشامد۔ فرمایا کسی کی خوشامد کرنا اسے ذبح کرنے کے مترادف ہے۔ (۱۶) مزاح میں غلط اور جھوٹ بات کہنا۔ (۱۷) بے فائدہ باتیں کرنا۔ (۱۸) چغل خوری۔

(کنز العمال جلد سوم مطبوعہ حیدرآباد دکن)

اگلے شمارہ میں ان کے تحت درج آثار ملاحظہ فرمائیے!

"واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو"

(کشتی نوح صٓ)

بقیہ از صفحہ ۲۰

چک ۴۷ ساہووالہ اس مجلس کی تحریک پر ایک وفد مرکز میں تشریف لایا۔

۱۰ احباب نے لٹریچر حاصل کیا۔ مریم آباد کے کیتھولک عیسائیوں کو تبلیغ کی گئی۔

لاڑکانہ

اصلاح وارشاد کے ایک جلسہ میں غیر از جماعت احباب شامل ہوئے اور سوالات پوچھے۔ ۵۰ احباب نے لٹریچر حاصل کیا۔

خدا آباد ضلع بدین

۲ سلائیڈز لیکچر منعقد کیے گئے۔

منڈی بہاءالدین

۴۵ احباب زیرِ تبلیغ ہیں۔

معین الدین پور

ایک مجلس سوال و جواب کا انتظام کیا گیا جس میں غیر از جماعت احباب نے حصّہ لیا۔

شیخ پور گجرات

دو تبلیغی مذاکرات کا انتظام اس مجلس کی طرف سے کیا گیا۔ جن میں غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔

چک ۱۲۹ گبھر والا ضلع شیخوپورہ

تقسیم لٹریچر اور رشتہ داروں میں تبلیغ کے علاوہ ۲۵ غیر از جماعت احباب اس جگہ سے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔

چک نمبر ۴۱ شمالی ضلع سرگودھا

۵ افراد کا ایک وفد یہاں سے مرکز سلسلہ میں گیا۔

گوجرہ ضلع شیخوپورہ

احباب نے ۲۰ رشتہ داروں کو تبلیغ کی۔ ۲۰ پمفلٹس تقسیم کئے گئے

واربرٹن ضلع شیخوپورہ

انفرادی تبلیغ کے علاوہ اس مجلس کی تحریک پر ۲۵ غیر از جماعت احباب جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے۔ ۲۵ عدد کتاب "سنگم" کی کاپیاں تقسیم کی گئیں۔

ڈیرہ غازی خان

احمدیہ لائبریری روزانہ کھولی جاتی ہے۔ اور اس میں غیر از جماعت احباب احمدیت سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے تشریف لاتے ہیں۔

درس ملفوظات

عباد الرحمٰن کی خصوصیات

مکرم محترم حبیب اللہ خانصاحب قائد تعلیم مرکزیہ نے سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقعہ پر جو درس دیا اسے ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔

عباد الرحمٰن کا مفہوم

سورۃ الفرقان ع۶ میں اللہ تعالیٰ نے جو علامات عباد الرحمٰن کی بتائی ہیں قریبًا وہی علامات سورۃ المؤمنون کے رکوع اوّل میں مومنوں کی بتائی گئی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی اصطلاح میں عباد الرحمٰن اور مومنون کے الفاظ اپنے مفہوم کے اعتبار سے ہم معنیٰ ہیں۔ عباد الرحمٰن کا اردو میں ترجمہ اللہ کے بندوں کے الفاظ سے کیا جا سکتا ہے۔ اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت ...... نے عباد الرحمٰن یعنی مومنین یا اللہ کے بندوں کے بارے میں کن خصوصیات اور علامات کا ذکر کیا ہے۔ جو باتیں اس ضمن میں حضور نے بیان فرمائی ہیں ان سب کا ذکر تو اس محدود وقت میں نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے صرف چند باتوں کو ہی منتخب کر لیا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ کے بندے کون ہیں؟ اس بارے میں حضور فرماتے ہیں:-

ساری قوتوں کو وقف کرتے ہیں

"یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے اللہ تعالیٰ ہی کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں۔ اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا، اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا۔ اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ مگر جو لوگ دُنیا کی املاک وجائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں مگر حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دیں تاکہ وہ حیات طیبہ کے وارث ہوں چنانچہ خود اللہ تعالیٰ اس لِلّٰہی وقف کی طرف ایماء کرکے فرماتا ہے مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ اس جگہ اسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ کے معنی یہی ہیں

کہ ایک نیستی اور تذلّل کا لباس پہن کر آستانہ الوہیت پر گرے اور اپنی جان، مال، آبرو، غرض جو کچھ اس کے پاس ہے خدا کے لئے وقف کرے اور دنیا اور اس کی ساری چیزیں دین کی خادم بنا دے۔"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۹۱)

مقام رضا بالقضا

حضور فرماتے ہیں:۔

"یہ بات خوب یاد رکھنی چاہئے کہ ہر شخص خدا تعالیٰ سے لڑائی رکھتا ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتا ہے اور بہت ساری امان اور امیدیں رکھتا ہے لیکن اس کی وہ دعائیں نہیں سنی جاتیں یا خلاف امید کوئی بات ظاہر ہوتی ہے تو دل کے اندر اللہ تعالیٰ سے ایک لڑائی شروع کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ پر بدظنی اور اس سے ناراضگی کا اظہار کرتا ہے لیکن صالحین اور عباد الرحمٰن کی کبھی اللہ تعالیٰ سے جنگ نہیں ہوتی کیونکہ رضا بالقضا کے مقام پر ہوتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ حقیقی ایمان اس وقت تک پیدا ہو ہی نہیں سکتا جب تک انسان اس درجہ کو حاصل نہ کرے کہ خدا کی مرضی ہو جائے، دل میں کوئی کدورت اور تنگی محسوس نہ ہو بلکہ شرح صدر کے ساتھ اس کی ہر تقدیر اور قضا کے ماننے کو تیار ہو۔ اس آیت (یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ) میں راضیۃ مرضیۃ کا لفظ اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ رضا کا اعلیٰ مقام ہے جہاں کوئی ابتلا باقی نہیں رہتا۔ دوسرے جس قدر مقامات ہیں وہاں ابتلا کا اندیشہ رہتا ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ سے بالکل راضی ہو جاوے اور کوئی شکوہ شکایت نہ رہے اس وقت محبت ذاتی پیدا ہو جاتی ہے اور جب تک اللہ تعالیٰ سے محبت ذاتی پیدا نہ ہو تو ایمان بڑے خطرہ کی حالت میں ہے .... اس ذاتی محبت کو دعا سے حاصل کرنا چاہئے۔"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۲۵)

تکبر نہیں کرتے

"اللہ تعالیٰ بہت رحیم و کریم ہے۔ وہ ہر طرح انسان کی پرورش فرماتا اور اس پر رحم کرتا ہے اور اسی رحم کی وجہ سے وہ اپنے ماموروں اور مرسلوں کو بھیجتا ہے تا وہ اہل دنیا کو گناہ آلود زندگی سے نجات دیں۔ مگر تکبر بہت خطرناک بیماری ہے۔ جس انسان میں یہ پیدا ہو جائے اس کے لئے

روحانی موت ہے۔ پس یقیناً جان لو کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ تکبر ہی نے شیطان کو ذلیل و خوار کیا۔ اس لئے مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی اور فروتنی اس میں پائی جائے ......

بعض مرد یا عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خدمتگار سے ذرا کوئی کام بگڑا مثلاً چائے میں نقص ہوا تو جھٹ گالیاں دینی شروع کر دیں یا تازیانہ لے کر مارنا شروع کر دیا اور ذرا شوربے میں نمک زیادہ ہو گیا بس بے چارے خدمتگاروں پر آفت آئی۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۲۱)

مومن کی خصوصیات اور چھ مراتب

حضرت .... سورۃ المومنون کی ابتدائی آیات کی تشریح کے ضمن میں مومن کی خصوصیات اور انسان کی روحانی و جسمانی ترقیات کے مراتب ستہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

پہلا مرتبہ

"اوّل مرتبہ مومن کے روحانی وجود کا وہ خشوع اور رقت اور سوز و گداز کی حالت ہے جو نماز اور یادِ الٰہی میں مومن کو میسر آتی ہے یعنی گدازش اور رقت اور فروتنی اور عجز و نیاز اور روح کا انکسار اور ایک تڑپ اور قلق اور تپش اپنے اندر پیدا کرنا اور ایک خوف کی حالت اپنے پر وارد کر کے خدائے عزوجل کی طرف دل کو جھکانا جیسا کہ اس آیت میں بیان فرمایا گیا ہے قد افلح المومنون الّذین ھم فی صلاتھم خاشعون۔ یعنی وہ مومن مراد پا گئے جو اپنی نماز میں اور ہر ایک طور کی یادِ الٰہی میں فروتنی اور عجز و نیاز اختیار کرتے ہیں اور رقت اور سوز و گداز اور قلق اور کرب اور دلی جوش سے اپنے رب کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں۔ یہ خشوع کی حالت جس کی تعریف کا اوپر اشارہ کیا گیا ہے روحانی وجود کی تیاری کے لئے پہلا مرتبہ ہے یا یوں کہو کہ وہ پہلا تخم ہے جو عبودیت کی زمین میں بویا جاتا ہے ...... روحانی وجود کی یہ ابتدائی حالت یعنی خشوع کی حالت اس وقت تک خطرہ سے خالی نہیں جب تک کہ رحیم خدا سے تعلق نہ پکڑ لے ...... دنیا میں ہزار ہا خشوع کی حالتیں ایسی ہیں کہ رحیم خدا سے تعلق نہیں پکڑتیں اور ضائع جاتی ہیں۔ ہزار ہا جاہل اپنی چند روزہ خشوع اور وجد اور گریہ و زاری پر خوش ہو کر خیال کرتے ہیں کہ ہم ولی ہو گئے، غوث ہو گئے، قطب ہو گئے اور

ابدال میں داخل ہو گئے۔ اور خدا رسیدہ ہو گئے حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں ہنوز ایک نطفہ ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ ملفوظات ۳۵-۳۳)

روحانی وجود کا دوسرا مرتبہ

"غرض جیسا کہ ہم بار بار لکھ چکے ہیں خشوع کی حالت کے ساتھ بہت گند جمع ہو سکتے ہیں البتہ وہ تمام آئندہ کمالات کے لئے تخم کی طرح ہے مگر اسی حالت کو کمال سمجھنا اپنے نفس کو دھوکا دینا ہے بلکہ بعد اُس کے ایک اور مرتبہ ہے جس کی تلاش مومن کو کرنی چاہیئے اور کبھی آرام نہیں لینا چاہیئے اور سُست نہیں ہونا چاہیئے جب تک وہ مرتبہ حاصل نہ ہو جائے اور وہ وہی مرتبہ ہے جس کو کلام الٰہی نے ان الفاظ سے بیان فرمایا ہے والّذین ھم عن اللّغو معرضون. یعنی مومن صرف وہی لوگ نہیں ہیں جو نماز میں خشوع اختیار کرتے اور سوز و گداز ظاہر کرتے ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر وہ مومن ہیں کہ جو باوجود خشوع اور سوز و گداز کے تمام لغو باتوں اور لغو کاموں اور لغو تعلقوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں اور اپنے خشوع کی حالت کو بیہودہ کاموں اور لغو باتوں کے ساتھ ملا کر ضائع اور برباد ہونے نہیں دیتے ....اور یہ اس بات پر دلیل ہوتی ہے کہ ان کو خدا تعالیٰ سے کچھ تعلق ہو گیا ہے۔"　　(ایضاً صـ۴۴)

روحانی وجود کا تیسرا درجہ

"اور روحانی وجود کا تیسرا درجہ وہ ہے جو اس آیت میں بیان فرمایا گیا ہے والّذین ھم للزکوٰۃ فاعلون. اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ وہ مومن کہ جو پہلی دو حالتوں سے بڑھ کر قدم رکھتا ہے وہ صرف بیہودہ اور لغو باتوں سے ہی کنارہ کش نہیں ہوتا بلکہ بخل کی پلیدی کو دُور کرنے کے لئے جو طبعاً ہر ایک انسان کے اندر ہوتی ہے زکوٰۃ بھی دیتا ہے یعنی خدا کی راہ میں ایک حصہ اپنے مال کا خرچ کرتا ہے۔ زکوٰۃ کا نام اس لئے زکوٰۃ ہے کہ انسان اس کی بجا آوری سے یعنی اپنے مال کو جو اس کو بہت پیارا ہے ﷲ دینے سے بخل کی پلیدی سے پاک ہو جاتا ہے اور......

...... وہ کسی حد تک پاک بن کر خدا سے جو اپنی ذات میں پاک ہے ایک مناسبت پیدا کر لیتا ہے۔

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے　　کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے

(ایضاً صـ۴۶)

روحانی وجود کا چوتھا درجہ

"اب اس کے بعد روحانی وجود کا چوتھا درجہ وہ ہے جس کو خدا تعالےٰ نے اس آیت کریمہ میں ذکر فرمایا ہے وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ یعنی تیسرے درجے بڑھ کر مومن وہ ہیں جو اپنے تئیں نفسانی جذبات اور شہوات ممنوعہ سے بچاتے ہیں۔ یہ درجہ تیسرے درجہ سے اس لئے بڑھ کر ہے کہ تیسرے درجہ کا مومن تو صرف مال کو جو اُس کے نفس کو نہایت پیارا اور عزیز ہے خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہے لیکن چوتھے درجہ کا مومن وہ چیز خدا کی راہ میں نثار کرتا ہے جو مال سے بھی زیادہ پیاری اور محبوب ہے یعنی شہوات نفسانیہ کیونکہ انسان کو اپنی شہواتِ نفسانیہ سے اس قدر محبت ہے کہ وہ اپنی شہوات کو پورا کرنے کے لئے اپنے مال عزیز کو پانی کی طرح خرچ کرتا ہے اور ہزارہا روپیہ شہوات کے پورا کرنے سے برباد کر دیتا ہے اور شہوات کو حاصل کرنے کے لئے مال کو کچھ بھی چیز نہیں سمجھتا......" (ایضاً ص۴۹)

روحانی وجود کا پانچواں درجہ

"پانچواں درجہ وجود روحانی کا وہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں ذکر فرمایا ہے وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ۔ پانچویں درجہ کے مومن......

...... وہ ہیں جو صرف اپنے نفس میں یہی کمال نہیں رکھتے جو نفس امّارہ کی شہوات پر غالب آگئے ہیں اور اسی کے جذبات پر ان کو فتح عظیم حاصل ہو گئی ہے بلکہ وہ حتیّ الوسع خدا اور اس کے مخلوق کی تمام امانتوں اور تمام عہدوں کے ہر ایک پہلو کا لحاظ رکھ کر تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے کی کوشش کرتے ہیں اور جہاں تک طاقت ہے اس راہ پر چلتے ہیں۔ خدا کے عہدوں سے مراد وہ ایمانی عہد ہیں جو بیعت اور ایمان لانے کے وقت مومن سے لئے جاتے ہیں۔ جیسے شرک نہ کرنا، خون ناحق نہ کرنا وغیرہ........ ایسا ہی جو امانتیں مخلوق کی ان کے پاس ہوں یا ایسی چیزیں جو امانتوں کے حکم میں ہوں اُن سب میں تا بمقدور تقویٰ کی پابندی سے کاربند ہوتے ہیں۔" (ایضاً ص۵۱،۵۲)

رُوحانی وجود کا چھٹا درجہ

"چھٹا درجہ وجود روحانی کا وہ ہے جس کو خدا تعالےٰ نے اس آیت کریمہ میں ذکر فرمایا ہے وَالَّذِينَ

ھُمْ عَلٰی صَلٰوتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ ۔ یعنی چھٹے درجہ کے مومن .... وہ ہیں جو اپنی نمازوں پر آپ محافظ اور نگہبان ہیں یعنی وہ کسی دوسرے کی تذکیر اور یاد دہانی کے محتاج نہیں رہتے بلکہ کچھ ایسا تعلق ان کو خدا سے پیدا ہو گیا ہے اور خدا کی یاد کچھ اس قسم کی محبوب طبع اور مدار آرام اور مدار زندگی ان کے لئے ہو گئی ہے کہ وہ ہر وقت اس کی نگہبانی میں لگے رہتے ہیں اور ہر دم اُن کا یادِ الٰہی میں گزرتا ہے .... وہ درحقیقت نماز اور یادِ الٰہی کو ایک ضروری غذا سمجھتے ہیں جس پر ان کی زندگی کا مدار ہے ۔ اور یہ حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے کہ جب خدا تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے اور اس کی محبت ذاتیہ کا ایک افروختہ شعلہ جس کو روحانی وجود کے لئے ایک روح کہنا چاہیئے ان کے دل پر نازل ہوتا ہے اور ان کو حیاتِ ثانی بخش دیتا ہے اور وہ روح ان کے تمام وجود روحانی کو روشنی اور زندگی بخشتی ہے تب وہ نہ کسی تکلف اور بناوٹ سے خدا کی یاد میں لگے رہتے ہیں بلکہ وہ خدا جس نے جسمانی طور پر انسان کی زندگی روٹی اور پانی پر موقوف رکھی ہے وہ ان کی روحانی زندگی کو جس سے وہ پیار کرتے ہیں اپنی یاد کی غذا سے وابستہ کر دیتا ہے اس لئے وہ اس روٹی اور پانی کو جسمانی روٹی اور پانی سے زیادہ چاہتے ہیں اور اس کے ضائع ہونے سے ڈرتے ہیں ......

اس درجہ پر مومن کی روٹی خدا ہوتا ہے جس کے کھانے پر اس کی زندگی موقوف ہے اور مومن کا پانی بھی خدا ہوتا ہے جس کے پینے سے وہ موت سے بچ جاتا ہے ۔ اور اس کی ٹھنڈی ہوا بھی خدا ہی ہوتا ہے جس سے اس کے دل کو راحت پہنچتی ہے اور اس مقام پر استعارہ کے رنگ میں یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ خدا اس مرتبہ کے مومن کے اندر داخل ہوتا اور اس کے رگ و ریشہ میں سرایت کرتا اور اس کے دل کو اپنا تخت گاہ بنا لیتا ہے ۔ تب وہ اپنی روح سے نہیں بلکہ خدا کی رُوح سے بولتا اور خدا کی روح سے دیکھتا اور خدا کی روح سے سُنتا اور خدا کی رُوح سے بولتا اور خدا کی رُوح سے چلتا اور خدا کی روح سے دشمنوں پر حملہ کرتا ہے ...... پس اس وقت روحانی طور پر اُس پر یہ آیت کریمہ صادق آتی ہے ۔ ثُمَّ اَنْشَاْنٰہُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ۔"

(الحکم ۵۶ بعدہ) والقا

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مومن بندوں میں شامل فرمائے اور ہمارا انجام اس حالی میں ہو کہ ہم اس کی نگاہ میں عباد الرحمٰن کی معزز صف میں شامل ہونے کے لائق ٹھہریں ۔ اللھم آمین ۔

درس ملفوظات سیدنا حضرت......

فضائل و برکات درود بر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(یہ مقالہ انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں مولانا احمد علی صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے پیش کیا)

ادارہ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (احزاب ع ۷)

یا ربّ صلّ علی نبیک دائمًا   فی ھٰذہ الدنیا و بعث ثانی

آنحضرت کی شکر گزاری

احباب کرام! سیدنا حضرت .... نے درود شریف کی بے شمار برکات و فضائل بیان کرتے ہوئے درود شریف کی وجہ یہ فرمائی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی

"روح میں وہ صدق وصفا تھا اور آپ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر درود بھیجیں۔" (الحکم ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۲)

اور فرمایا :-

"اس محسن نبی پر درود بھیجو جو خداوند رحمان و منّان کی صفات کا مظہر ہے کیونکہ احسان کا بدلہ احسان ہی ہے اور جس دل میں آپ کے احسانات کا احساس نہیں اس میں یا تو ایمان ہی نہیں۔ اور یا پھر وہ اپنے ایمان کو خود تباہ کرنے کے درپے ہے۔ اے اللہ! اس امّی رسول اور نبی پر درود بھیج جس نے آخرین کو بھی سیراب کیا ہے جیسا کہ اس نے اوّلین کو سیراب کیا تھا۔ اور اپنے رنگ میں رنگین اور پاک لوگوں میں داخل کیا تھا۔" (اعجاز المسیح صفحہ ۳۲)

حضرت .... نے بھی فرمایا ہے کہ :-

"درود دراصل اُس احسان کا اقرار ہے کہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم پر کیا ...... یہ

بہت ضروری ہے کہ ہم کثرت سے درود پڑھیں تاکہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے احسانوں کے لئے آپ کے احسانمند ہوں اور پھر ہمارے اعمال میں بھی پاکیزگی اور صفائی پیدا ہو۔"

(الفضل ۱۱ر دسمبر ۱۹۲۵ء صا)

درود کی غرض

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ :-

"درود شریف اس غرض سے پڑھنا چاہیئے کہ تا خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریمؐ پر نازل کرے اور اس کو تمام عالم کے لئے سرچشمہ برکتوں کا بنادے ۔ اور اس کی بزرگی اور اس کی شان و شوکت اس عالم اور اُس عالم میں ظاہر کرے .... اور برکاتِ کاملہ الٰہیہ حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں اور اس کا جلال دُنیا اور آخرت میں چمکے ۔" (مکتوبات جلد اول صـ۱۳)

درود سے انوارِ الٰہیہ کا نزول

فرمایا :- " ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اُس سے معطر ہوگیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آبِ زلال کی شکل پُرنور کی مشکیں اس عاجز کے مکان پر لئے آتے ہیں اور ایک نے اُن میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد کی طرف بھیجے تھے صلی اللہ علیہ وسلم"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صـ۵۰۲ حاشیہ)

اور فرمایا :- "درود شریف کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے اُس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی ندیاں نکلتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کے لئے لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔" (اخبار الحکم ۲۸ر فروری ۱۹۰۳ء صـ۷)

خدا کا محبوب بننا

حضور ...... اپنے ایک الہام کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :-

"صلِّ علیٰ محمدٍ وآلِ محمدٍ سیّدِ وُلدِ آدمَ وخاتم النّبیین۔ درود بھیج محمد اور آلِ محمد پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے صلی اللہ علیہ وسلّم ۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سب مراتب اور تفضلات اور عنایات اُسی کے طفیل سے ہیں اور اُسی سے محبت

کرنے کا یہ صلہ ہے .... کہ اس کا محبّ خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کا خادم ایک دُنیا کا مخدوم بنایا جاتا ہے ...... اور .... الہام متذکرہ بالا میں جو آلِ رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے سو اس میں بھی یہی سرّ ہے کہ افاضۂ انوارِ الٰہی میں محبّتِ اہلِ بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے اور جو شخص حضرتِ احدیّت کے مقرّبین میں داخل ہوتا ہے وہ انہیں طیّبین طاہرین کی وراثت پاتا ہے اور تمام علوم و معارف میں اُن کا وارث ٹھہرتا ہے۔ اس جگہ ایک روشن کشف یاد آیا اور وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ نمازِ مغرب کے بعد عین بیداری میں ایک تھوڑی سی غیبتِ حسّ سے جو خفیف سے منشار سے مشابہ تھی ایک عجیب عالَم ظاہر ہُوا کہ پہلے یکدفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی جیسی بسُرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جُوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے۔ پھر اُسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آگئے یعنی جناب پیغمبرِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم و حضرت علی رضؓ و حسنینؓ و فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم اجمعین .... پھر بعد اس کے ایک کتاب مجھ کو دی گئی جس کی نسبت یہ بتلایا گیا کہ یہ تفسیرِ قرآن ہے جس کو علیؓ نے تالیف کیا ہے اور اب علیؓ وہ تفسیر تجھ کو دیتا ہے فالحمد للہ علی ذالک۔

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۵۰۲، صفحہ ۵۰۳ حاشیہ)

درود شریف سے مخالف رُوسیاہ ہوں گے

ایک صاحب کے خط کے جواب میں حضرت .... نے فرمایا کہ :۔

"مخالفین کی کوئی پرواہ نہ کرنی چاہئیے۔ متوکّل علی اللہ رہنا چاہئیے۔ درود۔ استغفار و تلاوتِ قرآن مجید میں لگے رہنا بہتر ہے۔ خدا تعالیٰ وہ دن لاتا ہے کہ مخالف رُوسیاہ اور موافق مسرور و سُرخرو ہوں گے"

(اخبار البدر جلد ۲ نمبر ۳۶ صفحہ ۲۸۰ مطبوعہ ۳۸۷)

درود شریف مشکلات کی کُنجی ہے

فرمایا :۔ "نمازوں کو سنوار کر پڑھو۔ کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کُنجی ہے اور اسی میں ساری لذّات اور خزانے بھرے ہوئے ہیں۔ صدق دل سے روزے رکھو۔ صدقہ و خیرات کرو۔ درود و استغفار پڑھا کرو"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۳۱)

(۱) ایک صاحب کو ان کی تشویش کے دُور ہونے کا علاج یہ تحریر فرمایا کہ :۔

"اس تشویش کے وقت اکیس ۲۱ مرتبہ کم سے کم استغفار اور سَو ۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے لئے

دُعا کرلیا کریں ۔" (مکتوب بنام حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی ۱۳ر نومبر ۱۸۹۶ء)

(ب) ۔ ایسا ہی شاہزادہ حاجی عبدالمجید خان صاحب لدھیانوی مبلّغِ ایران کو حضور نے فرمایا کہ :۔

"مشکلات کے وقت بعد از نمازِ عشاء دو رکعت نماز قضائے حاجت ادا کرکے سو دو سو دفعہ یا اس سے کم و بیش استغفار اور ایسا ہی سو دو سو دفعہ یا کم و بیش درود شریف پڑھ کر خوب دعا مانگو۔ اللہ تعالیٰ حاجتوں کو نہیں اٹکاوے گا۔"

حاجی صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ :۔

"ہر رات بندہ ایسا ہی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خواب میں لَھُمُ البشریٰ فی الحیٰوۃ الدُنیا کے ماتحت حلِّ مشکلات اور قضائے حاجات کی بشارت دے دیتا ہے اور دن میں اس کا ظہور ہو جاتا ہے۔"

(ج) مکرم حافظ نبی بخش صاحب (جو حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلّغ افریقہ اور ملک حبیب الرحمٰن صاحب کے والد ماجد تھے) ان کی روایت ہے کہ حضرت .... نے فرمایا کہ :۔

"درود شریف تمام فیوض کے حصول کی کلید ہے اور جو بھی مشکل اور جو بھی حاجت پیش آئے اس کے حل کا ذریعہ ہے"

(بحوالہ حیاتِ خاتم النبیین صفحہ ۳۵۱ و ۳۵۲ از حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب فاضل)

دفعِ قبضِ روحانی و حصولِ کیفیّتِ ایمانی کا علاج

حضور نے فرمایا :۔

"انسان پر قبض اور بسط کی حالت آتی ہے۔ بسط کی حالت میں ذوق اور شوق بڑھ جاتا ہے اور قلب میں ایک انشراح پیدا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ بڑھتی ہے۔ نمازوں میں لذّت اور سرور پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بعض وقت ایسی حالت بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ذوق اور شوق جاتا رہتا ہے، اور دل میں ایک تنگی کی سی حالت ہو جاتی ہے۔ جب یہ صورت ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور پھر درود شریف بہت پڑھے۔ نماز بھی بار بار پڑھیں۔ قبض کے دور ہونے کا یہی علاج ہے۔" (اخبار الحکم ۱۰ر جون ۱۹۰۳ء کالم ۱ صفحہ ۲)

ایک دفعہ مولوی غلام حسین صاحب ڈنگوی نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ نمازوں کے باوجود میں :۔

"نورِ ایمان اور تقویٰ اور خشیتِ الٰہی سے کورا ہوں حضور مجھے کوئی وظیفہ بتائیں جس سے یہ خشکی کی حالت دور ہو اور ایمانی کیفیت دل میں پیدا ہو۔"

توحضور نے فرمایا کہ :۔

"تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا کرو اور استغفار کیا کرو ۔ ان کی برکت سے یہ خشکی انشاء اللہ دُور ہو جائے گی ۔"

حضرت مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ :۔

"جب مَیں نے اس پر عمل کرنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ کے رحم اور کرم سے وہ خشکی کی حالت جاتی رہی ۔" (بحوالہ محامد خاتم النبیین ص ۳۴۶)

جسمانی امراض سے شفایابی

سیدنا حضرت .... رقم فرماتے ہیں کہ :۔

"ایک مرتبہ میں ایسا سخت بیمار ہُوا کہ میرا آخری وقت سمجھ کو مسنون طریقہ سے تین دفعہ سورہ یٰسٓ سُنائی گئی .... تب اللہ تعالیٰ نے الہامًا مجھے یہ دُعا سکھلائی سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم ۔ اَللّٰھمّ صلّ علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد، اور القاء ہُوا کہ دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی ہو ہاتھ ڈال ۔ اور یہ کلمات طیّبات پڑھ اور اپنے سینہ اور پشتِ سینہ اور دونوں ہاتھوں اور منہ پر اس کو پھیر ۔ تو اس سے شفا پائے گا ۔ چنانچہ اس پر عمل کیا گیا اور ابھی پیالہ ختم نہ ہونے پایا تھا کہ مجھے بکلّی صحت ہو گئی ۔"

(نزول المسیح ص ۲۰۷، ص ۲۰۸)

طاعون اور وباء کا علاج

جن دنوں پنجاب میں طاعون کا بہت زور تھا حضور نے ارشاد فرمایا کہ :۔

(ا) "جو شخص روزانہ نمازِ تہجد کے بعد کامل ایک گھنٹہ درود شریف پڑھے گا اُسے اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ طاعون سے محفوظ رکھے گا ۔" (محامد خاتم النبیین ص ۳۴۹)

(ب) ۱۸۹۸ء میں ایک دوست نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے علاقہ میں آج کل وباء ہے اس سے محفوظ رہنے کے لئے کیا کیا جائے ؟ توحضور نے فرمایا کہ :۔ "درود شریف پڑھا کرو ۔"

اس نے عرض کیا کہ درود شریف پڑھنے سے وباء پر کیا اثر پڑے گا ؟ فرمایا :۔ درود شریف کے پڑھتے وقت جو سانس نکلتا ہے اس سے وبائی کیڑے مرجاتے ہیں ۔" (محامد خاتم النبیین ص ۳۵۱)

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

([illegible])

[illegible]

[illegible]

[illegible] (ށ)

[illegible]

[illegible] (ނ)

[illegible]

[illegible] (ރ)

[illegible]

[illegible]

جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو...... قبولیت دُعا کے تین ہی ذریعہ ہیں اوّل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی۔ دوم یا ایھا الذین اٰمنوا صلّوا علیہ وسلّموا تسلیمًا۔(درود شریف) سوم۔موہبت الٰہی۔"

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۳ صفحہ ۱۴-۱۵)

تہجد کی بجائے معذوری میں درود شریف

فرمایا:" اگر کوئی شخص بیمار ہو یا کوئی اور ایسی وجہ ہو کہ وہ تہجد کے نوافل ادا نہ کر سکے تو وہ اُٹھ کر استغفار۔ درود شریف اور الحمد شریف ہی پڑھ لیا کرے۔" (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۱۸۲-۱۸۳)

درود شریف کی اہمیت

درود شریف کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ سیدنا حضرت........ نے "شرائط بیعت" میں تیسری شرط یہ رکھی ہے کہ:-

"بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔"

درود شریف آنحضرتؐ کی افضلیت کا ثبوت ہے

سیدنا حضرت ...... مولانا نورالدین .... فرماتے ہیں کہ:-

"دُنیا میں جس قدر لوگ نمازیں پڑھتے ہیں اور عبادتیں کرتے ہیں ان سب کا ثواب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پہنچتا ہے اور ہر وقت پہنچتا ہے .... دنیا میں کروڑوں کروڑ رکوع اور سجود کرتے اور درود پڑھتے اور دوسری دعائیں مانگتے ہیں....... ان سب کی عبادتیں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نامۂ اعمال میں بھی جانی چاہئیں۔ اس لئے ماننا پڑے گا کہ وہ دُنیا کی کل مخلوق کا سردار ہے کیونکہ اس کے اعمال تمام دُنیا سے بڑھے ہوئے ہیں........ دنیا میں جس قدر رسول گذرے ہیں ان کی امتیں ان کے لئے دُعائیں نہیں کرتیں مگر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے آپ کی اُمت دن رات دعائیں مانگتی رہتی ہے۔ اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا تمام نبیوں اور تمام مخلوق سے

پڑھا کر ہونے کا یہ ایک ثبوت ہے۔" (الحکم ۲۴ر جنوری ۱۹۰۸ء)

"کما صلّیت" میں ایک عظیم الشان نکتہ

درود شریف میں جو الفاظ کَمَا صَلَّیْتَ اور کَمَا بَارَکْتَ کے آئے ہیں اس کی تفسیر میں حضرت .... نے ایک بڑا اہم اور عظیم الشان نکتہ بیان فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ :۔

"حضرت ابراہیمؑ نے خدا تعالیٰ سے دُعا مانگی تھی کہ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ " (بقرہ ع ۱) کہ میری اور اسماعیلؑ کی اولاد سے امتِ مسلمہ پیدا کر دے .... جب کوئی مسلمان درود کی دُعا پڑھتا ہے تو گویا یہ کہتا ہے کہ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِہِ النُّبُوَّۃَ کا جو انعام حضرت ابراہیمؑ پر ہوا تھا وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی ہو .... یہ دُعا کی جاتی ہے کہ جو کچھ حضرت ابراہیمؑ کی اُمت کو دیا گیا اس سے بڑھ کر ہمیں دے .... پس درود مسلمانوں کو یہ بتلانے کے لئے ہے کہ تمہارے اندر اُن فیوض سے بڑھ کر جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمت پر ہوئے جاری رہیں گے اور یہ دُعا مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے تھی کہ تمہیں وہ کچھ ملنا ہے جو مانگنے سے بڑھ کر ہوگا .... یہ دُعا کیسی جامع دعا ہے اس سے بڑھ کر کوئی کیا مانگ سکتا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ صوفیاء کہتے چلے آئے ہیں کہ روحانی ترقی کا گُر درود ہے۔"

(الفضل ۱۳، جنوری ۱۹۲۸ء)

بالآخر دُعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے پیارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہم سب کو درود شریف کی جملہ برکات و تفضلات سے متمتع فرماوے آمین۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ -

نئی زمین اور نیا آسمان

"سو خدا نے ارادہ کیا ہے کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بناوے۔ وہ کیا ہے نیا آسمان؟ اور کیا ہے نئی زمین؟ نئی زمین وہ پاک دل ہیں جن کو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے۔ جو خدا سے ظاہر ہوئے اور خدا اُن سے ظاہر ہوگا اور نیا آسمان وہ نشان ہیں جو اس کے بندے کے ہاتھ سے اسی کے اذن سے ظاہر ہو رہے ہیں۔"

(کشتی نوح ص۱۵)

نتیجۂ فکر ——————— عبدالمنان صاحب ناہید

کرامت

کرامت بندگی، حُسنِ اطاعت
رہِ عجز و شجاعت، عفو و غیرت
کشاکش میں، ہجومِ ہم و غم میں
بہرحال استقامت ہے کرامت

اطاعت

اطاعت سخت جانی، سخت کوشی
خموشی باوجودِ گرم جوشی
اطاعت خود فراموشی کی منزل
حقیقت میں اطاعت خود فروشی

توبہ

نفس کی صدق سے ندامت توبہ
خاصۂ عظمت و کرامت توبہ
سیلئ وحشت و معاصی ہر سُو
جامۂ عصمت و حفاظت توبہ

خلافت

خلافت روشنی صبحِ ازل کی
عروجِ آدمِ خاکی کی جھلکی
مقام اسکا ہے مضمر اسجدوا میں
حکومت یہ خدائے لم یزل کی

داروئے تلخ

اس دور کی بربادی ہے قیدی و آزادی
بیٹا ہے تو شہزادہ بیٹی ہے تو شہزادی
قرآں کی پابندی نسخہ ہے مسیحا کا
شیریں دہن انساں کو کیا تلخ دوا لا دی

عبادت

الوہیت مقام - لا مکاں ہے
عبودیّت عروج بندگاں ہے
عبادت نقطۂ معراج مومن
کہ اس کی سجدہ گاہ ہفت آسماں ہے

ތިޔަ ދިވެހި ބަހުރުވަ [illegible]

[illegible]

ތިޔަ ދިވެހި ބަހުރުވަ [illegible]

[illegible]

ތިޔަ ދިވެހި ބަހުރުވަ [illegible]

[illegible]

ތިޔަ ދިވެހި ބަހުރުވަ [illegible]

[illegible]

ތިޔަ ދިވެހި ބަހުރުވަ [illegible]

[illegible]

ތިޔަ ދިވެހި ބަހުރުވަ [illegible]

[illegible]

ތިޔަ ދިވެހި ބަހުރުވަ [illegible]

[illegible]

ތިޔަ ދިވެހި ބަހުރުވަ [illegible]

[illegible]

ތިޔަ ދިވެހި ބަހުރުވަ [illegible]

ތިޔަ ދިވެހި ބަހުރުވަ [illegible]

([illegible] ——— [illegible])

ތިޔަ ދިވެހި ބަހުރުވަ

سلسلہ نمبر ۲

اعتراضات کے جواب

انگریزوں کی خوشامد کا الزام

(مکرم بشیر احمد صاحب رفیق)

ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے انگریزوں کی خوشامد کی اور بلا وجہ ان کی تعریف کرتے رہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بعض لوگ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے خلاف گورنمنٹ کے پاس یہ مخبری کیا کرتے تھے کہ یہ خطرناک آدمی ہے۔ یہ مہدی سوڈانی سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے لکھا:-

"اس کے دھوکے پر یہ دلیل ہے کہ دل سے وہ گورنمنٹ غیر مذہب کی جان مارنے اور اس کا مال لوٹنے کو حلال و مباح سمجھتا ہے ...... لہٰذا گورنمنٹ کو اس کا اعتبار کرنا مناسب نہیں اور اس سے پُرحذر رہنا ضروری ہے۔ ورنہ اس .... سے اس قدر نقصان پہنچنے کا احتمال ہے جو مہدی سوڈانی سے نہیں پہنچا۔ (رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۶ ۱۸۹۳ء)

گورنمنٹ انگریزی پہلے ہی آپ کو مشتبہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ اور وہ آپ کی نقل و حرکت پر خفیہ نگاہ رکھے ہوئے تھی۔ اس پر مستزاد مولوی حضرات کا یہ پروپیگنڈا تھا کہ آپ دل سے سرکار انگریزی کے دشمن ہیں۔ اور مہدی سوڈانی کی طرح عنقریب حکومت کے خلاف تلوار اٹھانے کی اپنے ماننے والوں کو تلقین کریں گے۔ لہٰذا اس پروپیگنڈا کو زائل کرنے کے لئے آپ کو بار بار اپنی کتابوں میں لکھنا پڑا کہ آپ اور آپ کی جماعت انگریزوں کے وفادار ہیں۔ اب رہا یہ الزام کہ آپ نے خدانخواستہ انگریزوں کی خوشامد کی۔ اس کے متعلق خود حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"بعض نادان مجھ پر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ جیسا کہ صاحب المنار نے بھی کیا ہے۔ کہ یہ شخص انگریزوں کے ملک میں رہتا ہے۔ اس لئے جہاد کی ممانعت کرتا ہے۔ یہ نادان نہیں جانتے کہ اگر میں جھوٹ سے اس گورنمنٹ کو خوش کرنا چاہتا۔ تو میں بار بار کیوں کہتا کہ عیسیٰ بن مریم صلیب سے نجات پاکر اپنی طبعی موت سے بمقام سری نگر مر گیا اور نہ وہ خدا تھا اور نہ خدا کا بیٹا۔ کیا انگریز مذہبی جوش رکھنے والے میرے اس فقرہ سے مجھ سے بیزار نہیں ہوں گے۔ پس سنو اے نادانو! میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ایسی گورنمنٹ سے جو دین اسلام اور دینی رسوم پر کچھ

دست اندازی نہیں کرتی اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کے لئے ہم پر تلوار چلاتی ہے۔ قرآن شریف کی رُو سے مذہبی جنگ کرنا حرام ہے۔" (کشتی نوح حاشیہ ص۶۸)

پھر فرماتے ہیں:۔

"یہ گورنمنٹ مسلمانوں کے خُونوں اور مالوں کی حمایت کرتی ہے اور ہر ایک ظالم کے حملہ سے محفوظ کرتا ہے .... میں نے یہ کام گورنمنٹ کے ڈر سے نہیں کیا۔ اور نہ اس کے کسی انعام کا اُمیدوار ہو کر کیا ہے بلکہ یہ کام محض اللہ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کیا ہے۔"
(نور الحق حصہ اوّل ص۳۰)

پھر فرماتے ہیں:۔

"میری طبیعت نے کبھی یہ نہیں چاہا کہ اپنی متواتر خدمات کا اپنے حکّام کے پاس ذکر بھی کروں کیونکہ میں نے کسی صلہ اور انعام کی خواہش کے لئے نہیں بلکہ ایک حق بات کو ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھا۔"
(تبلیغِ رسالت جلد ۷ ص۱۰)

پھر فرماتے ہیں:۔

"مَیں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا۔ جیسا کہ نادان لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ اس سے کوئی صِلہ چاہتا ہوں بلکہ میں انصاف اور ایمان کی رُو سے اپنا فرض دیکھتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کا شکریہ ادا کروں۔"
(تبلیغِ رسالت جلد ۱۰ ص۱۲۳)

پس آپ نے جہاں جہاں بھی انگریزوں کی تعریف فرمائی وہ خوشامد کی وجہ سے نہ تھی بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسی ارشاد کی تعمیل تھی کہ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ ایک انصاف پسند گورنمنٹ کو انصاف پسند کہنا عین اسلامی خُلق ہے۔ اور ہرگز جائے اعتراض نہیں۔

عجیب بات تو یہ ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے جب انگریزوں کی بعض خوبیوں کی نشان دہی فرمائی۔ تو آپ پر انگریزوں کے خوشامدی ہونے کا الزام لگا دیا گیا لیکن آپ کے ہمعصر اور بعد کے ہزاروں علماء نے انگریزوں کی تعریف میں مبالغہ آمیز حد تک مضامین شائع کئے تو سب کی زبانیں گُنگ ہو گئیں۔ کیا یہی اسلامی انصاف ہے؟

ان حالات میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے انگریزوں کا شکریہ ادا کیا اور اس کی وجوہات بھی بیان فرمائیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"گورنمنٹ (برطانیہ) نے ہر ایک قوم کو اپنے مذہب کی اشاعت کی آزادی دے رکھی ہے اس لئے ہر طرح لوگوں کو ہر ایک مذہب کے اصول اور دلائل پرکھنے اور ان پر غور کرنے کا موقع مل گیا ہے

.... یہی وجہ ہے کہ ہم بار بار اپنی تصانیف میں اور اپنی تقریروں میں گورنمنٹ انگلشیہ کے احسانوں کا ذکر کرتے ہیں۔" (روداد جلسہ دعا)

.... مگر حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے صحیح تعلیم اسلام کی اشاعت کے لئے یہ سب کچھ کیا اور کبھی کسی قسم کا کوئی فائدہ برطانوی حکومت سے حاصل نہیں کیا۔ کیا .... جرأت ہے کہ ایک بھی ایسا واقعہ بتا سکیں کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو گورنمنٹ انگریزی نے کسی قسم کی غیر معمولی مراعات اس لئے دی ہوں کہ آپ نے ان کی تعریف فرمائی۔ ہرگز نہیں۔ آپ قادیان میں رہائش پذیر تھے۔ جہاں گورنمنٹ نے آپ کی حیات میں کوئی بھی سہولت از قسم ٹیلیفون۔ تار۔ ریل وغیرہ مہیا نہ کی۔ آپ کی جان کو مخالف علماء کے اشتعال انگیز تقاریر و تحریرات کی وجہ سے ہر وقت خطرہ لاحق تھا لیکن حکومت انگریزی نے کبھی بھی آپ کی حفاظت کے لئے کوئی اقدام نہ کیا۔ نہ کوئی سپاہ مقرر کی نہ فوج کی حفاظت آپ کے لئے مہیا کی۔ نہ آپ کی مالی امداد کی۔ آپ کو بار بار مقدمات میں الجھایا گیا لیکن گورنمنٹ نے کبھی آپ کی ناجائز رعایت نہ کی۔

کیا جو شخص حکومت کا قائم کردہ ہو اور حکومت کا مخبر ہو۔ اس سے حکومتیں یہی سلوک کرتی ہیں۔

عجیب بات تو یہ ہے کہ جب حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے دعویٰ فرمایا تو کئی سال تک علماء جنہوں نے بعد میں حضور پر حکومت کے ایجنٹ ہونے کا الزام لگایا۔ حکومت کے پاس حضور کے متعلق مخبری کرتے رہے کہ یہ غدار ہے اور بغاوت کرانا چاہتا ہے۔ لیکن دوسری طرف جب یہ لوگ عوام میں آتے تو یہ پروپیگنڈا کرتے کہ یہ برطانوی حکومت کے ایجنٹ ہیں۔

ایک دفعہ جب حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو الہاماً بتایا گیا کہ ؂

سلطنت برطانیہ تا ہشت سال ٭ بعد ازاں ضعف و فساد و اختلال

تو بعض مصلحتوں کی بناء پر اسے شائع نہ کیا گیا۔ بلکہ صرف اپنی جماعت کے چند دوستوں کو بتانے پر اکتفاء کیا گیا۔ .... حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو برطانوی حکومت کا باغی اور غدار ثابت کر سکیں ... . حکومت برطانیہ کے ختم ہو جانے کا خواہش مند ہے۔ ویسے بھی کیا یہ عجیب بات نہیں کہ بقول مخالفین کے جس شخص کو انگریزی حکومت نے قائم کیا تھا وہی شخص اس حکومت کی موجودگی میں ہی اپنے الہامات پیش کرتا ہے کہ اس حکومت کے دن اب گنے جا چکے ہیں۔ اگر آپ کو انگریزوں نے قائم کیا ہوتا تو چاہیئے تو یہ تھا کہ آپ ایسی باتیں مشہور کرتے جن سے انگریزی حکومت کی مضبوطی اور اس کے دوام کا پہلو نکلتا نہ یہ کہ ایسی پیشگوئی فرماتے کہ یہ حکومت چند روز کی مہمان ہے۔

پھر یہ امر بھی غور طلب ہے کہ برطانوی حکومت نے اربوں پونڈ اس بات پر خرچ کئے کہ عیسائیت ان

[illegible]

کی احمدیت دشمنی سب جانتے ہیں۔ اس نے ہی احرار کو جماعت کے خلاف بھڑکایا۔ اور کھلم کھلا جماعت کی مخالفت کی پالیسی اختیار کی۔ اس سے کیا یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انگریز احمدیوں کے دوست تھے یا مخالف۔ پس یہ الزام سراسر باطل ہے۔

دشمنانِ احمدیت اس شخص کو عیسائی برطانوی گورنمنٹ کا ایجنٹ بناتے ہیں جس نے ان کے پادریوں کو دجّال کہا (چشمۂ معرفت) اور جس نے انہیں کہا۔

"جب بے ایمان ہوئے تو ان کو یہ حق بھی نہیں پہنچتا کہ کسی سے سچائی دین کے بارہ میں بحث کریں جب تک پہلے اپنی ایمانداری ثابت نہ کریں۔ کیونکہ ان کی حالت گواہی دے رہی ہے کہ بوجہ نہ پائے جانے قرار دادہ علامتوں کے یا تو وہ بے ایمان ہیں۔ اور یا وہ شخص کاذب ہے جس نے ایسی علامتیں ان کے لئے قرار دیں۔ جو ان میں پائی نہیں جاتیں۔ اور دونوں طور کے احتمال کی رُو سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسائی لوگ سچائی سے بکلی دُور و مہجور و بے نصیب ہیں"

(کرامات الصادقین روحانی خزائن ص۵۵)

کیا ان الفاظ کا لکھنے والا انگریز کا ایجنٹ ہو سکتا ہے؟ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ .... اور جس کے مبلغ عیسائی قلعوں کو دُنیا بھر میں مسمار کئے جا رہے ہیں۔ اور جس نے ملکۂ برطانیہ کو جو اُس وقت دُنیا بھر کی ملکہ تھیں دعوتِ اسلام دی۔ اور عیسائیت کو چھوڑنے کی ترغیب دی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اے ملکہ معظمہ قیصرہ ہند! ہم عاجزانہ ادب کے ساتھ تیرے حضور کھڑے ہو کر عرض کرتے ہیں۔ کہ تُو اِس خوشی کے وقت میں جو پنجاہ سالہ جوبلی کا وقت ہے۔ یسوع کو چھوڑنے کی کوشش کر...... یسوع مسیح کی عزّت کو اُس داغ سے جو اس پر لگایا جاتا ہے اپنی مردانہ ہمّت سے پاک کر کے دکھلا"

(تحفہ قیصریہ)

کیا کوئی عقل اس بات کو تسلیم کر سکتی ہے کہ جس شخص کو عیسائی حکومت نے کھڑا کیا ہو کہ نعوذ باللہ اسلام میں رخنہ پیدا کرے وہ اُٹھ کر اُس وقت کے سب سے بڑے حاکم وقت یعنی ملکۂ برطانیہ کو دعوتِ اسلام دے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

"مَیں بصیرت کی راہ سے کہتا ہوں کہ اُس قادر خدا کے وعدے سچے ہیں اور میں آنے والے دنوں کو ایسا دیکھتا ہوں کہ گویا وہ آچکے ہیں"

(کشتی نوح ص۳)

عہدیداران مجالس انصار اللہ کی توجہ کے لئے

تمام ناظمین اضلاع، زعماء اعلیٰ، زعماء و دوسرے عہدیداران کی خدمت میں گذارش ہے کہ مجلس کے امور و مسائل اور دوسرے مجلسی کاغذات دفتر مرکزیہ کو بذریعہ ڈاک ارسال کرتے وقت ڈاک کے لفافہ یا کارڈ پر متعلقہ عہدیدار کا نام نہ لکھا جائے بلکہ صرف متعلقہ عہدہ لکھ کر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ لکھا جائے۔

بعض دفعہ اہم دفتری نوعیت کی چٹھیاں بنام دفتر مرکزیہ بھجوائی جاتی ہیں۔ اصول یہ ہوتا ہے کہ نام پر آنیوالی چٹھیاں دفتری ڈاک نہیں بلکہ ذاتی مقصود ہوتی ہیں اور اس صورت میں بعض دفعہ جواب میں ہفتوں کی تاخیر بھی ہوسکتی ہے جسکی وجہ بعض اوقات وقت گزر جانے کے باعث خط و کتابت کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔

لہٰذا تمام عہدیداران خط و کتابت کے اس اہم پہلو کو ملحوظ رکھا کریں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دستور اساسی میں تبدیلی

مجالس انصار اللہ نوٹ فرمادیں

تمام عہدیداران و ممبران مجالس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس عاملہ مرکزیہ کی سفارش پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دستور اساسی کی دفعہ ۲۳ میں بحوالہ چٹھی نمبر ۲۷۳ تبدیلی منظور فرمائی ہے۔ اب دفعہ ۲۳ ان الفاظ پر مشتمل ہو گی:

دفعہ ۲۳ "حسب ضرورت ہر قیادت میں ایک (یا ایک سے زائد) نائب مقرر کئے جا سکتے ہیں جو بلا اجازت صدر عاملہ کے اجلاس میں شریک ہو سکیں گے مگر ووٹ نہیں دے سکیں گے۔"

تمام ناظمین اضلاع، زعماء اعلیٰ، زعماء مجالس کے دستور اساسی کی متعلقہ دفعہ میں مندرجہ بالا تبدیل شدہ الفاظ و دفعہ نوٹ فرمالیں۔

(مرزا طاہر احمد - صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَات

مختلف منعقدہ مجالس کی رپورٹ اصلاح و ارشاد پیش خدمت ہے۔ (قیادت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

ماڈل ٹاؤن - لاہور

۱۵۵ ٹریکٹ غیر از جماعت احباب نے حاصل کئے۔ ۱۶ احباب جماعت کے گھروں پر غیر از جماعت دوستوں نے اکٹھے ہو کر احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ تبلیغی سوال و جواب کے دو دلچسپ پروگرام مرتب کئے گئے جن میں ۵۰ غیر از جماعت احباب شامل ہوئے حلقہ رحمان پورہ میں ایک تبلیغی کلاس بھی شروع کی گئی ہے۔ ۱۲ احباب نے گھریلو مجالس میں غیر از جماعت رشتہ داروں کو تبلیغ کی۔ ۴۲ ایسی گھریلو مجالس کا اہتمام کیا گیا کہ جن میں ۱۸۵ افراد خانہ شامل ہوئے۔ ان مجالس میں برائیوں سے پرہیز۔ بدرسوم سے اجتناب۔ روزمرہ کے فقہی مسائل اور عقائد کے بارہ میں روشنی ڈالی گئی۔ مکرم قائد صاحب اصلاح و ارشاد مرکزیہ کی آمد پر سلائیڈز کا ایک پروگرام منعقد کیا گیا جس میں غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ مکرم قائد صاحب موصوف کی موجودگی میں مجلس عاملہ ضلع کی ایک میٹنگ میں تبلیغ کے مؤثر طریقوں پر غور کر کے کئی ایک اہم فیصلے کئے گئے۔

ناظم آباد کراچی

۲۷۵ کی تعداد میں لٹریچر غیر از جماعت دوستوں نے لیا۔ ساڑھے تین صد سے زائد غیر از جماعت دوستوں کو تبلیغ کی گئی۔ ۲۱۲۵ روپے کا لٹریچر خرید کر تقسیم کیا گیا۔ تین اخبار نویس جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ ۶۰ افراد کتب سلسلہ پڑھ رہے ہیں۔ ایک دوست بیعت کر کے داخلِ سلسلہ ہوئے

ڈرگ روڈ - کراچی

چار تبلیغی مذاکرے منعقد کئے گئے۔ ۲۱۰ غیر از جماعت احباب جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے۔ ۲۹۰ افراد باقاعدگی سے تبلیغ کرتے ہیں۔

عزیز آباد - کراچی

۲۲۵ احباب تک احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ ۵۵ ارکان نے اپنے رشتہ داروں کو تبلیغ کی۔ ۱۰ غیر از جماعت

کے جوابات حاصل کئے۔

لاڑکانہ

۵۰ غیر از جماعت احباب نے لٹریچر حاصل کیا۔ ایک اصلاح و ارشاد کے جلسہ میں غیر از جماعت احباب نے شامل ہو کر سوالات پوچھے۔ بٹشٰہء کے دوران ۵۰ بیعتیں ہوئیں۔

رحمان آباد ضلع نواب شاہ

۱۲ انصار میں سے سب کے سب تبلیغ کے عادی ہیں۔ ۲۰ احباب زیر تبلیغ رہے۔ ۶ نے لٹریچر حاصل کیا۔ غیر از جماعت احباب کا ایک وفد جلسہ میں شامل ہوا۔

اسلامیہ پارک

دفتر انصار اللہ میں لٹریچر رکھوایا گیا جہاں سے اپنے بیگانے سبھی حسب خواہش لے جاتے۔ اسی طرح مساجد اور مراکز نماز میں بھی لٹریچر رکھوایا گیا۔ ۱۵ غیر از جماعت احباب کو ربوہ جلسہ سالانہ پر لے جایا گیا۔ ۳ تبلیغی وفود بھجوائے گئے۔ دو غیر از جماعت علماء نے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ۹ حلقوں میں مجالس سوال و جواب اور سلائیڈز کے الگ الگ پروگرام معین تاریخوں کے ساتھ بنائے گئے۔ ہر حلقہ سے تبلیغی وفود بھجوائے جا رہے ہیں ۱۰ افراد کے رشتہ داروں نے ہلٹن ہوٹل میں حضور سے ملاقات کی۔ ۴ سلائیڈز لیکچر کروائے گئے۔ ۱۷۰ انصار تبلیغ کے عادی ہیں۔ ۳۰۰ غیر از جماعت دوستوں نے لٹریچر حاصل کیا۔

شیخوپورہ شہر

۵۵ انصار احمدی عقائد کی اشاعت اپنے اپنے خاندان میں کر رہے ہیں۔ کتاب سنگم کی ۱۵۰ کاپیاں تقسیم کی گئیں۔

اوکاڑہ

۹۰۰ کی تعداد میں لٹریچر کی کاپیاں تقسیم کی گئیں۔ تین صد کے قریب جماعتی رسالے غیر از جماعت احباب کے نام جاری ہیں۔ دس افراد نے رشتہ داروں میں تبلیغ کی۔ ۶۰ افراد کو تحریری دعوت نامے بھجوائے گئے۔ ۴۰ کو زبانی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسلام آباد

ایک سلائیڈز لیکچر منعقد کرایا گیا جس میں ۱۰ غیر از جماعت احباب شامل ہوئے ۶۲ غیر از جماعت دوستوں تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ ۳۷ غیر از جماعت احباب کے متعلق معلومات حاصل کر رہے ہیں۔ سیرۃ النبیؐ کے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے انصار اللہ نے مقامی جماعت کی پوری مدد کی۔ ۶ افراد جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ ۱۴ دوستوں کو ۳۰ گھنٹے صرف کر کے تبلیغ کی گئی۔ ہندوؤں میں تبلیغ کے لئے ۵۰۰ روپے اکٹھے کئے گئے۔

مغلپورہ

ایک سلائیڈز لیکچر میں ۳۰ غیر از جماعت احباب شامل ہوئے۔ دو بار سوال و جواب کی مجالس منعقد کی گئیں جن میں غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔

چک چہور ۱۱۷

قریبی دیہات میں ایک وفد بھیجا گیا۔ ۷ احباب نے لٹریچر حاصل کیا۔

کرتو

۲ تبلیغی مذاکروں اور ایک سلائیڈز لیکچر کا انتظام کیا گیا۔

شاہدرہ ٹاؤن

۴ تبلیغی مذاکرے ہوئے۔ ۲ ملحقہ بستیوں میں تبلیغی وفود بھیجے گئے ۲۰ کو لٹریچر دیا گیا۔ ایک دوست نے بیعت کی۔

۸۱ جنوبی

۳۵ غیر از جماعت احباب نے جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے۔ دو تبلیغی وفود باہر جا چکے ہیں۔ تقریباً پانچ صد دوست زیر تبلیغ ہیں۔

خوشاب

۳۵ غیر از جماعت احباب جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ ۵۰ کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

چک ۹۸ شمالی سرگودھا

۲ تبلیغی مذاکرے ہوئے۔ ۴۰ احباب زیر تبلیغ ہیں۔ ۱۰ نے لٹریچر حاصل کیا۔ ۳۰ افراد جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔

چک ۱۷ جنوبی سرگودھا

تبادلۂ خیالات کے لئے تین مذاکرات منعقد کئے گئے۔

ڈنگہ

مجلس انصار اللہ کی طرف سے سیرۃ النبیؐ کے جلسہ کا انتظام کیا گیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نائب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ
مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب
کی بیرونی دورہ پر روانگی

بیرونی ممالک میں مجالس کی تنظیم و تشکیل کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت اور منظوری سے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ مورخہ ۱۰ ہجرت/مئی بروز ہفتہ صبح ساڑھے پانچ بجے یورپ اور شمالی امریکہ کے مختلف ممالک کے تنظیمی دورہ پر روانہ ہوگئے۔

احباب جماعت عموماً اور تمام ممبران مجالس و عہدیداران سے خصوصاً درخواست ہے کہ محترم چوہدری صاحب کی صحت و سلامتی کے ساتھ دورہ کے مقاصد میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

مرزا طاہر احمد
صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ

صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا